32638-کیا یہ صحیح ہے کہ کوئی روایت بھی ضعیف نہیں ؟

سوال

راویوں سے مقارنہ کرتے ہوئے روایت حدیث کی تعداد کیا ہے ؟

اورکیا یہ صحیح ہے کہ ضعیف راویوں کی کثرت کے باوجود کوئی روایت ضعیف نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ

روایات اورراویوں کی تعداد میں مقارنہ بہت ہی مشکل ہے اس لیے کہ ایک حدیث کو بعض اوقات راویوں کی ایک جماعت روایت کرتی ہے ، اوراسی طرح ایک راوی احادیث کی ایک بڑی تعداد روایت کرتا ہے ۔

اوریہ کہنا کہ کوئی بھی روایت ضعیف نہیں یہ ایک ایسا قول ہے جوصحت سے عاری ہے کیونکہ راوی کی حالت اورعدل وضبط اورحفظ میں اس کے رتبہ وقدر کا اس کی راویات پر بھی اثر ہوتا ہے ۔

ہم آپ کے سامنے اس کی مثالیں پیش کرتے ہیں :

اول :

(اپنی میتوں پر سورۃ یس پڑھا کرو) اس حدیث کوابوداود اورابن ماجہ نے سلیمان التیمی عن عثمان عن ابیہ عن معقل بن یسار کی سند سے روایت کیا ہے ، تواب یہ حدیث ابوعثمان اوراس کے باپ دونوں کے مجھول ہونے کی بنا پر ضعیف ہے ۔ دیکھیں ارواء الغلیل (150/3) حدیث نمبر (588) ۔

دوم :

(والدہ اوراس کے بیٹے کوجدا نہ کیا جائے) اسے بیھقی نے حسین بن عبداللہ بن ضمرۃ عن ابیہ عن جدہ کی سند سے روایت کیا ہے ۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : یہ حدیث ضعیف ہے ، اور حسین بن عبداللہ کے ضعیف ہونے سب کا اتفاق ہے ۔ دیکھیں المجموع (445/9) ۔

تویہ احادیث ان کے راویوں کی بنا پر ضعیف قرار دی گئی ہیں ، اور بعض اوقات یہ بھی ہوسکتا ہے کہ سند توضعیف ہولیکن دوسری صحیح سند کے آجانے کی بنا پر حدیث صحیح ہو ۔

اوریہ بھی ہوسکتا ہے کہ سند صحیح ہواورکسی علت کے ہونے کی بنا پر اس کا متن ضعیف ہو ۔

یہ ایک وسیع علم ہے جسے پڑھنے اورمشق کرنے کی ضرورت ہے ۔

واللہ تعالی اعلم.